نظیر اکبر آبادی

- پیدائش : ۱۷۳۵ء دہلی
- وفات : ۱۸۳۰ء آگرہ
- مشہور نظمیں : برسات کی بہاریں، آدمی نامہ، ہنس نامہ اور بنجارہ نامہ

رَہے نام اللہ کا

حاصلاتِ تعلّم یہ نظم پڑھ کر طلبہ : (۱)شعر سُن کر محظوظ ہوسکیں اور اس کے محاسن بیان کرسکیں۔ (۲)نظم کو اوصاف بلند خوانی کے لحاظ سے پڑھ سکیں۔ (۳)شعری فن پارے کی اصطلاحات کی شناخت کرسکیں۔ (۴) تھیسارس کا استعمال کرسکیں۔

دُنیا میں کوئی خاص نہ کوئی عام رہے گا   نہ صاحبِ مقدور نہ ناکام رہے گا
زردار، نہ بے زر، نہ بد انجام رہے گا   شادی، نہ غمِ گردشِ ایّام رہے گا
نہ عیش، نہ دکھ درد، نہ آرام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

یہ چرخ دکھاتا ہے پڑا گنبدِ اَزرَق   یہ چاند، یہ سورج، یہ ستارے ہیں مُعلّق
لوح وقلم و عرشِ بریں، ثابت و مُطلَق   سب ٹھاٹ، یہ اِک آن میں ہوجائے گا ہُو حَق
آغاز کسی شے کا نہ انجام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

اب دل میں بڑے اپنے جو کہلاتے ہیں عیّار   سَو مکر و دغا کرتے ہیں اِک آن میں تیّار
جب آکے فنا ڈالے گی سر کے اُپر اِک وار   اِک وار کے لگتے ہی یہ ہو جاویں گے سب پار
نے مکر، نہ حیلہ، نہ کوئی دام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

اب جتنی کھڑی دیکھو ہو عالَم میں عمارات   یا جھونپڑے دو کوڑی کے یا لاکھ کے محلّات
کیا پست مکاں، کیا یہ ہوا دار مکانات   اِک اینٹ بھی ڈھونڈے کہیں آنے کی نہیں ہات
دالان، نہ حجرہ، نہ در و بام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

یہ باغ و چمن اب جو ہر اک جا ہیں رہے پھول   یہ شاخ، یہ غنچہ، یہ ہرے پات، یہ پھل پھول
آجاوے گی جب بادِخزاں ان کے اُپر بھول   ہر خار کی، ہر پھول کی، اُڑ جاوے گی سب دھول

نہ زرد، نہ سرخ اور نہ سیہ فام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

یہ شعر و غزل اب جو بناتے ہیں زبانی آگے بھی بہت چھوڑ گئے اپنی نشانی
دیوان بنایا، کوئی قصّہ کہ کہانی کچھ باقی نظیؔر اب نہیں، سب چیز ہے فانی
خمسہ، نہ غزل، فرد، نہ اِیہام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اِک نام رہے گا

(ماخوذ از کلیاتِ نظیؔر)

مشق

سوال نمبرا: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) ہیئت کے اعتبار سے یہ نظم کیا کہلاتی ہے ؟
(ب) نظم کا خلاصہ اپنے لفظوں میں تحریر کیجیے۔
(ج) نظم کا مرکزی خیال لکھیے۔
(د) نظم کے پہلے، چوتھے اور پانچویں بند کی تشریح کیجیے۔
(ہ) آپ کو اس نظم کا کون سا بند پسند آیا، اور کیوں ؟ بتائیے۔

سوال نمبر۲: لغت/تھیسارس سے الفاظ "دالان، حجرہ اور دروبام" کے متبادل لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

سوال نمبر۳: اس نظم کے آخری بند میں کون کون سی شعری اصطلاحات پائی جاتی ہیں ؟

سوال نمبر۴: اس نظم میں شامل متضاد الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔

سوال نمبر۵: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) لفظ "صاحبِ مقدور" کے معنی ہیں:
(الف)عقل والا (ب)قدرت والا (ج)مال والا (د)مقدّر والا

(۲) اس نظم کے پہلے بند کی ردیف ہے:
(الف)عام (ب)رہے گا (ج)نہ (د)رہے نام اللہ کا

(۳) اس جوڑے میں صنعتِ تضاد پائی جاتی ہے:
(الف)زردار، بے زر (ب)چاند، سورج (ج)لوح، قلم (د)پھل، پھول

(۴) لفظ "ازرق" کا دُرست تلفّظ ہے:
(الف)اَزرِق (ب)اَزرَق (ج)اِزرَق (د)اِزرِق

(۵) نظم رہے جام اللہ کا میں لفظ "دام" کے معنی ہیں:
(الف)قیمت (ب)دھوکا (ج)ہمیشہ (د)جال

سرگرمیاں

- تمام طلبہ مناسب گروپوں میں تقسیم ہوکر اپنے اپنے ذمے نظم کا ایک ایک بند لیں گے اور اس بند میں نئے الفاظ کو درست تلفظ اور معنوں کے ساتھ لکھیں گے۔ پھر کمرۂ جماعت میں ہر لفظ صحیح طور پر پڑھ کر اس کے معنی بتائیں گے۔
- مختلف طلبہ ایک ایک بند کو درست رموزِ اوقاف کے ساتھ لکھ کر کمرۂ جماعت میں سنا سکیں گے۔ باقی طلبہ دہراتے جائیں گے۔
- نظم کے آخری بند میں چند شعری اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں۔ گروپوں کی صورت میں تقسیم ہو کر طلبہ ان کی وضاحت کریں گے۔

یہ نظم مسدّس کی ہیئت میں ہے۔ مسدّس اس نظم کو کہا جاتا ہے جس کا ہر بند چھے مصرعوں کا ہو۔ اس کے پہلے چار مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں اور آخری دو مصرعے یعنی پانچویں اور چھٹے مصرعے ان سے علاحدہ نئے قافیوں میں مگر آپس میں ہم قافیہ ہوتے ہیں۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کی نگرانی کیجیے اور تلفظ ، رموزِ اوقاف میں ضرورت پڑنے پر ان کی اصلاح کیجیے۔
- طلبہ کو بتائیے کہ جس نظم میں ہر بند کے مصرعوں کی تعداد چھے ہو اس نظم کو مسدّس کہتے ہیں۔ جس میں پانچ ہو اُسے مخمّس کہتے ہیں۔
- طلبہ کو اس نظم کے سب سے آخری شعر میں بیان کردہ اصطلاحات کی تعریف اور وضاحت سے آگاہ کیجیے تاکہ وہ بہ آسانی اپنی سرگرمی انجام دے سکیں۔